Lesson 3: Al-Anfal (Ayaat 41- 58):Day 12 سُوۡرَةُ الۡاَنۡفَال کی تفسیر

یہ تو آیات کے واضع معنی تھے۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں یہاں اللہ کے نبیؐ کی بہترین حکمتِ عملی بھی نظر آتی ہے۔ اللہ کے نبیؐ بہت ذہین اور قابل لیڈر تھے۔ انہیں یہ سب چیزیں اللہ نے سکھائی تھیں۔ انہوں نے نے صحابہ کرامؓ کی صف بندی اس طرح سے کروائی کہ وہ کم ہوتے ہوئے بھی زیادہ لگ رہے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ یعنی آدھے گول دائرے کی شکل میں۔ وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر حوصلہ پا رہے تھے۔ ایک دوسرے سے توانائی ملتی ہے۔ یہ صحابہ کرامؓ کو میدان میں لا کر اُن کی تربیت ہو رہی تھی۔

مثال؛ ہم ایسی چیزیں تربیت سے سیکھتے ہیں۔ ڈرائیونگ کی جتنی مرضی کتابیں پڑھ لیں، جب گاڑی چلانا شروع کریں تو پھر ہی تجربہ ملتا ہے۔ ہم اپنے والدین اور بڑوں سے دیکھ دیکھ کر سیکھ لیتے ہیں۔

مثال؛ اگر ہم سُستی سے کلاس میں بیٹھے ہوں تو کسی دوسری بہن کا جوش دیکھ کر ہم بھی چُست ہو جاتے ہیں۔ یا کسی کو بھاگ بھاگ کر دین کے کام کرتے دیکھیں تو ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ یہ کر سکتی ہیں تو میں بھی کروں۔

نبی پاک ایک جرنیل کی حیثیت سے ایک بہترین لیڈر اور بہترین اُستاد تھے۔ ہم اور ہمارے بچے علم تو درسگاہوں اور یونیورسٹیوں سے حاصل کر لیتے ہیں لیکن حکمت ہمیں تجربات اور تربیت سے ملتی ہے۔

غزوۂ بدر پر تبصرہ مکمل ہوُا۔

اگلی آیات میں ہمیں کچھ ہدایات دی جا رہی ہیں؛

اور رہنمائی کی جارہی ہے کہ جنگوں میں کونسے کام کریں اور کن سے بچیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾

اے ایمان والو! جب کسی فوج سے ملو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ(۴۵)

'يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا' ہمیں مخاطب کیا جارہاہے، جب بھی یہ پکار سُنیں تو(دل میں) کہیں جی اللہ تعالیٰ؛

یہ آیت یونیورسل ہے۔ کہ میدانِ جنگ میں جب کسی گروہ سے مقابلہ ہو تو وہاں کے لئے لیکن عام مسلمان کی عام زندگی کے لئے۔ دعوت میں۔ یا کسی اور راستے میں

اس آیت کے لئے موضوع لکھ سکتے ہیں کہ 'مقابلے میں کامیابی کے طریقے'۔

اگلی آیات میں ہم 8 طریقے پڑھنے لگے ہیں۔ کیا کریں اور کیا نہ کریں؟

1: تو ثابت قدم رہو۔۔ اللہ کی مدد کو بلانے والی چیز ہے کہ جم کر رہیں۔ اللہ کے راستے میں کھڑے ہوں تو آپ اکیلے ہوتے ہیں پھر مخلص لوگ آپ کے ساتھ آکر مل جاتے ہیں۔ اللہ کے وعدے سچے ہیں۔ اکیلے چل پڑیں، لوگ ساتھ ملتے جائیں گے قافلہ بنتا جائے گا۔ مشکلات میں جم جائیں۔

2: اور اللہ کو بہت یاد کرو۔۔ دوسری شرط کہ اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ دو طریقے ہیں ایک یہ کہ زبان سے یاد کریں۔ سبحان اللہ والحمدُللہ۔ استغفر اللہ۔ زبان اللہ کے ذِکر سے تر رکھیں۔ ہر حال میں اللہ کو یاد کریں تو اللہ کی مدد ضرور آئے گی۔ صحابہ کرامؓ میدانِ جنگ میں بھی اللہ کو یاد کرتے تھے، حضرت حنظلہؓ کو یاد کریں۔ آپ بھی شادی میں، غم میں اللہ کو یاد کریں۔ دوسرا اللہ کے دین کیلئے کام کریں۔

ایک کافر کے جنگ کے دوران رات کو اُٹھ کر یہ دیکھنے گیا کہ رات کو تو صحابہ کرامؓ جہاد کرتے ہیں رات کو کیا کرتے ہونگے؟ اُس نے جا کر دیکھا تو اُنہیں تہجد میں قرآن پڑھتے پایا۔ کہنے لگا یہ عجیب لوگ ہیں دِن میں گھڑ سوار بن جاتے ہیں (دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں) اور رات میں راہب بن جاتے ہیں۔ (اللہ کے خوف سے روتے ہیں)۔ اپنے لشکر سے کہنے لگا کہ اِن کا راستہ چھوڑ دو۔ میں نہیں چاہتا کہ میں اِن سے جیتوں، میں تو ان کا راستہ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

ہم ہر ایک سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اللہ کی مدد آئے گی تو پھر ہی ہمیں کامیابی ملے گی۔ صرف اللہ کو اپنا خلوص دکھا دیں۔ عاجزی سے کہہ دیں یا اللہ میں تیری عبادت کرتی ہوں تجھ سے ہی مدد مانگتی ہوں۔ میں کمزور، میں ضعیف، میری مدد فرما۔ اصل طاقت کا انحصار اللہ کی مدد ہے۔

سورت نحل آیت 127؛ اور صبر کر اور تیرا صبر کرنا اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کھا اور ان کے مکروں سے تنگ دل نہ ہو (۱۲۷)

اگر دل اللہ کی یاد سے منوّر ہونگے تو ثابت قدم بھی رہو گے اور اللہ کی مدد بھی آئے گی۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا ۔ مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ﴿۴۶﴾

اور اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانو اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (۴۶)

3: اور اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانو۔۔ جو حکم قرآن اور رسولؐ کی سُنّت سے ملے اُس کی دل و جان سے پابندی کرو۔ رسولؐ کا حکم اللہ کی طرف سے آتا تھا۔ تو اصل میں رسولؐ کی اطاعت بھی اللہ کی اطاعت ہے۔

پھر آگے احکام ہیں کہ کیا نہیں کرو؛

4: آپس میں نہ جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔۔۔ ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ آپس کے تعلقات خراب نہ کرو۔ جس سے گلِہ ہے اُس سے خود بات کرو۔ مشورے والے ڈبّے میں اپنا مشورہ لکھ کر ڈال دیں۔ اگر جھگڑے ہو جائیں گے تو تم بزدل ہو جاؤ گے۔ تمہاری عزت نہیں رہے گی۔

5: اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (۴۶) یہاں یہ صبر مُراد ہے کہ اللہ کے راستے میں بھوک، پیاس، تکلیف برداشت کریں۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾

اور اُن لوگوں جیسا نہ ہونا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس پر احاطہ کرنے والا ہے (۴۷)

6: اور اُن لوگوں جیسا نہ ہونا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے۔۔ فخر اور دکھاوا دین کے کاموں میں بھی جائز نہیں۔ خاموش رہنے والوں پر اللہ کی مدد آتی ہے۔

جنگِ بدر کو یوم الفرقان کہا گیا لیکن کوئی جیت کی خوشی نہیں منائی گئی۔ کوئی پارٹی نہیں۔

اللہ کی رضا کے لئے کام کریں۔ تھوڑی حوصلہ افزائی کر دیں لیکن اپنے آپ کو اور ساتھیوں کو نظر لگنے سے بچائیں۔

پھر سوچیں کہ ہم جشنِ آزادی کیسے مناتے ہیں؟ اللہ کو ناراض کرنے والے کام کر کے یا اللہ کی رضا والے کام کرتے ہیں؟

انشاء اللہ آپ کو بہت کامیابیاں ملیں گیں۔ اپنے بہترین کاموں کا بہت زیادہ ذِکر نہ کریں۔

فتح اور شکست اللہ کی طرف سے ہے۔ آپ اپنی بہترین کوشش کریں۔ اللہ کا شُکر اَدا کریں کہ ہمیں دین کے کاموں کا موقع دیا۔

7: اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس پر احاطہ کرنے والا ہے (۴۷) اور دین کا کام کرنے والوں کے راستے نہ روکیں۔

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ
الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ
﴿٤٨﴾ اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوشنما کر دیا اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہ ہو گا اور میں تمہارا حمایتی ہوں پھر جب دونوں فوجیں سامنے ہوئیں تو وہ اپنے ایڑیوں پر الٹا پھرا اور کہا میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے (۴۸)

یہ سب ایک واقعہ ہے؛

چنانچہ ابو جہل سے جب کہا گیا کہ قافلہ تو بچ گیا اب لوٹ کر واپس چلنا چاہیئے تو اس ملعون نے جواب دیا کہ واہ کس کا لوٹنا بدر کے پانی پر جا کر پڑاؤ کریں گے۔ وہاں شرابیں اڑائیں گے کباب کھائیں گے گانا سنیں گے تاکہ لوگوں میں شہرت ہو جائے۔ اللہ کی شان کے قربان جایئے ان کے ارمان قدرت نے پلٹ دیئے یہیں ان کی لاشیں گریں اور یہیں کے گڑھوں میں ذلت کے ساتھ ٹھونس دیئے گئے۔ اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے ان کے ارادے اس پر کھلے ہیں اسی لیے انہیں بُرے وقت سے پالا پڑا۔ پس یہ مشرکین کا ذکر ہے جو اللہ کے رسولؐ سے بدر میں لڑنے چلے تھے ان کے ساتھ گانے والیاں بھی تھیں باجے گاجے بھی تھے۔ شیطان لعین ان کا پشت پناہ بنا ہوا تھا انہیں پھسلا رہا تھا۔ ان کے کام کو خوبصورت کر کے دکھا رہا تھا ان کے کانوں میں پھونک رہا تھا کہ بھلا تمہیں کون ہرا سکتا ہے؟ ان کے دل سے بنو بکر کا مکہ پر چڑھائی کرنے کا خوف نکال رہا تھا اور (شیطان) سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت میں ان کے سامنے کھڑا ہو کر کہہ رہا تھا کہ میں تو اس علاقے کا سردار ہوں۔ مدلج قبیلے والے میرے تابع ہیں میں تمہارا حمایتی ہوں بے فکر رہو۔

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب قریشیوں نے مکے سے نکلنے کا ارادہ کیا تو انہیں بنی بکر کی جنگ یاد آ گئی اور خیال کیا کہ ایسا نہ ہو ہماری عدم موجودگی میں یہاں چڑھائی کر دیں قریب تھا کہ وہ اپنے ارادے سے دست بردار ہو جائیں اسی وقت ابلیس لعین سراقہ کی صورت میں ان کے پاس آیا جو بنو کنانہ کے سرداروں میں سے تھا کہنے لگا اپنی قوم کا میں ذمہ دار ہوں تم ان کا بے خطر ساتھ دو اور مسلمانوں کے مقابلے کے لیے مکمل تیار ہو کر جاؤ۔

خود بھی ان کے ساتھ چلا ہر منزل میں یہ اسے دیکھتے تھے سب کو یقین تھا کہ سراقہ خود ہمارے ساتھ ہے یہاں تک کہ لڑائی شروع ہو گئی اس وقت یہ مردود دم دبا کر بھا گا۔ حارث بن ہشام یا عمیر بن وہب نے اسے جاتے دیکھ لیا اس نے شور مچا دیا کہ سراقہ کہاں بھاگا جارہا ہے؟ شیطان انہیں موت اور دوزخ کے منہ میں دھکیل کر خود فرار ہو گیا۔ کیونکہ اس نے اللہ کے لشکروں کو مسلمانوں کی امداد کے لیے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا صاف کہدیا کہ میں تم سے بری ہوں میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اس بات میں وہ سچا بھی تھا۔ پھر کہتا ہے میں اللہ کے خوف سے ڈرتا ہوں۔ اللہ کے عذاب سخت اور بھاری ہیں۔

اس نے جبرائیل علیہ السلام کو فرشتوں کے ساتھ اترتے دیکھ لیا تھا سمجھ گیا تھا کہ ان کے مقابلے کی مجھ میں یا مشرکوں میں طاقت نہیں وہ اپنے اس قول میں تو جھوٹا تھا کہ میں خوف الہٰی کرتا ہوں یہ تو صرف اس کی زبانی بات تھی دراصل وہ اپنے میں طاقت ہی نہیں پاتا تھا۔ یہی اس دشمنِ رب کی عادت ہے کہ بھڑکاتا اور بہکاتا ہے حق کے مقابلے میں لا کھڑا کر دیتا ہے پھر روپوش ہو جاتا ہے۔

اب اگر ہم اوپر سے کہتے رہیں کہ اللہ سے ڈرتے ہیں لیکن کام اپنی مرضی والے کریں تو ہم کس بات کا اظہار کرتے ہیں؟ اپنا محاسبہ کریں۔

اوپر ایک لفظ ہے 'بَطَرًا' اس کے معنی ہیں؛ بَطَرًا پڑھ کر ایک بارات کا تصوّر آتا ہے۔ کہ گاتے بجاتے نمائش کرتے گھروں سے نکلے۔ سوت القصص میں ہے کہ اللہ نے پہلی قوموں کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ فخر کرتے تھی۔

اسلام ہمیں غم اور خوشی کے مواقع پر توازن سکھاتا ہے۔ اسلام میں نمود و نمائش کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

شادیوں میں خاص طور پر بَطَرًا اور ریاکاری سے بچیں۔ اسلام کسی چیز کے دکھاوے کو پسند نہیں کرتا۔
اللہ کے نبیؐ نے تو بدر کے لئے نکلتے وقت اونٹوں کے گلے سے گھنٹیاں تک اُتروادی تھیں۔

ہم شادیوں پر کیسے لباس پہنتے ہیں؟ سنّت کے مطابق خوشیاں منائیں۔

آگے منافق لوگوں کا ذِکر ہے۔ مسلمانوں پر جب بھی مشکل وقت آئے گا منافق لوگ ظاہر ہو جائینگے۔

یہاں سے مدینہ کے حالات کا ذِکر ہے؛

اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۤءِ دِيۡنُهُمۡ ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۴۹﴾

اس وقت منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ انہیں ان کے دین نے مغلوب کر رکھا ہے اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ زبردست حکمت والا ہے (۴۹)

مسلمان جب غزوۂ بدر کے لئے مدینہ سے نکل آئے تو مدینہ کے منافق پیچھے سے باتیں کر رہے تھے۔

جنگ میں نہ جانے والا ہر شخص منافق نہیں ہوتا۔ کچھ کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں جاپاتا۔

وَلَوۡ تَرٰٓى اِذۡ يَتَوَفَّى الَّذِيۡنَ كَفَرُوا ۙ الۡمَلٰۤـئِكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ‌ۚ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۵۰﴾

اور اگر تو دیکھے جس وقت فرشتے کافروں کی جان قبض کرتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں جلنے کا عذاب چکھو (۵۰)

چونکہ یہ نافرمان لوگ تھے ان کی موت سے بدن میں چھپتی پھرتی ہیں جنہیں فرشتے جبراً گھسیٹا جاتا ہے جس طرح کسی زندہ شخص کی کھال کو اتارا جائے اسی کے ساتھ رگیں اور پٹھے بھی آجاتے ہیں۔

فرشتے اس سے کہتے ہیں اب جلنے کا مزہ چکھو۔ یہ تمہاری دینوی بداعمالی کی سزا ہے اللہ تعالیٰ ظالم نہیں وہ تو عادل حاکم ہے۔ پاکیزگی والا اور تعریفوں والا ہے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾

یہ اسی کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا (۵۱)

یعنی انہوں نے اسلام سے دشمنی کی۔ اللہ کے راستے سے روکا اور ان کی سزا ہے کہ ان پر اللہ کا عذاب آئے۔ اب اِن کی مثال فرعون اور اُس کے لشکر سے سے دی جارہی ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾

جیسا فرعونیوں اور اُن سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا اُنہوں نے اللہ کی آیتوں سے انکار کیا تو اللہ نے اُن کے گناہوں کی سزا میں انہیں پکڑ لیا بے شک اللہ زبردست اور سخت عذاب کرنے والا ہے (۵۲)

مثلاً فرعونی اور ان سے پہلے کے لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو نہ مانا جس کے باعث اللہ کی پکڑ ان پر آئی۔ تمام قوتیں اللہ ہی کی ہیں اور اس کے عذاب بھی بڑے بھاری ہیں کوئی نہیں جو اس پر غالب آ سکے کوئی نہیں جو اس سے بھاگ سکے۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ ہر قوم کا ایک فرعون ہوتا ہے اور میری قوم کا فرعون ابو جہل ہے۔ اور میری قوم کا فرعون زیادہ سخت ہے۔ فرعون نے تو پھر مرتے وقت کہہ دیا کہ میں موسیٰؑ کے ربّ پر ایمان لاتا ہوں (جب موت کی ہچکی شروع ہو جائے تو پھر اسلام کا اقرار قبول نہیں ہوتا)۔ لیکن ابو جہل نے تو مرتے دَم تک اسلام دُشمنی نہ چھوڑی۔ فرعون کو پانی میں غرق کیا گیا۔ اور بدر کے فرعون کو بدر کے کنوئیں میں پھینکا گیا۔

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ : پچھلی ہلاک ہونے والی قوموں یعنی قومِ لوط، قومِ شعیب، عاد اور ثمود کی اقوام۔

كَدَاۡبِ؛ مسلسل کام میں لگے رہنے۔ مثال کے طور پر۔ یعنی ایسا ہوتا ہی آیا ہے۔

یہاں سے اپنا محاسبہ شروع کر دیں؛

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمۡ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعۡمَةً اَنۡعَمَهَا عَلٰى قَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ‌ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌۙ ﴿۵۳﴾

اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ ہرگز اس نعمت کو نہیں بدلتا جو اس نے کسی قوم کو دی تھی جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدلیں اور اس لیے کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے (۵۳)

خدا نے اج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی ۔ نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اللہ نعمت دیتا ہے جب وہ قدر نہ کریں تو اللہ اُن سے واپس لے لیتا ہے۔ قرآن نعمت ہے۔ وقت اور صحت نعمت ہے۔ قدر کرینگے تو فائدہ اُٹھالیں گے۔

مجھے تو یہ آیت پڑھ کر بہت خوف آتا ہے اور عاجزی سے دعا کرتی ہوں؛

کہ یااللہ ہمیں ناشکرے پن سے بچالے۔ یااللہ ہمیں نعمتوں کی قدر کرنے والا بنادے۔ آمین۔

ایک اور بات جو اس آیت سے سمجھ آتی ہے کہ پہلے لوگ جس چیز کے لئے کوشش کرتے ہیں بعد والے لوگ اُس نعمت کو پانا اپنی قابلیت سمجھ لیتے ہیں۔ قوم افراد کے مجموعے کا نام ہے۔ اس لئے جب فرد بدلے گا تو پھر معاشرہ اور قوم بدلیں گے۔

ہمارے لئے لازم ہے کہ فرد کو بدلیں، پھر گھرانے بدلیں گے، پھر قوم بدلے گی۔ انشاء اللہ

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۵۴﴾

جیسے فرعونیوں اور اُن سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا اور سب ظالم تھے (۵۴)

یہ سب ظالم لوگ تھے۔ یہ معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والے لوگ تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۖۚ ﴿۵۵﴾

اور اللہ کے ہاں سب جانداروں میں سے بدتر وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا پھر وہ ایمان نہیں لاتے (۵۵)

یہ دیکھنے میں انسان لگتے ہیں لیکن حرکتیں جانوروں جیسی ہیں۔ زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا اور سونا نہ رہ جائے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ کرے۔ آمین

ٱلَّذِينَ عَـٰهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِى كُلِّ مَرَّةٍۢ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾

جن لوگوں سے تونے عہد لیا پھر وہ ہر دفعہ اپنے عہد کو توڑتے ہیں اور وہ نہیں ڈرتے (۵۶)

زمین پر جتنے بھی چلتے پھرتے ہیں ان سب سے بدتر اللہ کے نزدیک بے ایمان ہیں جو عہد کرکے توڑ دیتے ہیں۔ ادھر قول و قرار کیا ادھر پھر گئے، ادھر قسمیں کھائیں ادھر توڑ دیں۔ نہ اللہ کا خوف نہ گناہ کا کھٹکا۔ پس جو ان پر لڑائی میں غالب آجائے تو ایسی سزا کے بعد آنے والوں کو بھی عبرت حاصل ہو۔ وہ بھی خوف زدہ ہو جائیں پھر ممکن ہے کہ اپنے ایسے کرتوت سے باز رہیں۔

یہاں یہود کا تذکرہ ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے مدینہ میں آتے ہی یہود کے تینوں قبیلوں سے معاہدہ کیا تھا۔ لارڈ منٹگمری نے بیسویں صدی کے شروع میں اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ اللہ کے نبیؐ کا یہ معاہدہ بہترین حکمتِ عملی تھی۔ اس سے اسلامی ریاست کا استحکام ہوا۔ لیکن یہود نے غزوۂ خندق میں کافروں کی مدد کی اور انہیں مسلمانون پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِى ٱلْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

سو اگر کبھی تو انہیں لڑائی میں پائے تو انہیں ایسی سزا دے کہ ان کے پچھلے دیکھ کر بھاگ جائیں تاکہ انہیں عبرت ہو (۵۷)

یہ مسلمان کا عدل ہے۔ جو نبیؐ اور اسلام کے خلاف حرکتیں کرے تو انہیں پوری سزا دیں۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةًۭ فَٱنۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْخَآئِنِينَ ﴿٥٨﴾

اور اگر تمہیں کسی قوم سے دغابازی کاڈر ہو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو ایسی طرح پر کہ تم اور وہ برابر ہو جاؤ بے شک اللہ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا (۵۸)

جو یہود و کفار دھوکہ دیں اُن کو سزا دو۔ جو وعدے توڑے تو آپ بھی کھلم کھلا انہیں بتادیں کہ اَب ہم تمہارے ساتھ نہیں ہیں۔ اسلام دشمنی کرنے والوں کو سزا دیں۔

عمل کا نقطہ؛ نیتوں کے فتور سے نعمتیں چھن جاتی ہیں۔ نیت کو صحیح رکھیں۔ شکر گزار بندے بن جائیں۔

اللہ کے دین کے لئے کام کرنے والے بن جائیں۔